1

12 ربیع الاول 1438ھ

Research Paper 3

12 December 2016

بسم الله الرحمن الرحيم والصلوة والسلام علی رسول الله و علی ازواجه و اله واصحابه اجمعين الی يوم الدين

دُعا صرف اللہ ﷻ ہی سے

میرے مسلمان بھائیو ! شیطانی وسوسوں کے باوجود صرف ایک مرتبہ اِس تحریر کو اوّل تا آخر اَپنی موت سے پہلے پہلے لازمی، لازمی، لازمی پڑھ لیں!

واحد "نا قابلِ معافی جُرم" کون سا ھے ؟

اللہ ﷻ اور اُسکے محبوب، ہمارے نہایت ہی شفیق آقا ، اِمامِ اَعظم ، اِمامِ کائنات ، سید الاولین والاخرین ، اِمامُ الانبیاء و المرسلین، شفیع المذنبین ، رحمة للعالمین ، **سیّدنا مُحمّد رسولُ الله** ﷺ کی مبارک تعلیمات **وَحی** (قرآن اور اُسکی تفسیر یعنی صحیح احادیث) کی روشنی میں دُعا صرف اور صرف ایک اللہ ﷻ ہی سے کی جاسکتی ہے۔ اللہ ﷻ کے علاوہ کسی بھی دوسری ہستی سے دُعا مانگنا خالصتاً **شِرک** ہے اور اِس گناہ میں ملوث اِنسان اگر بغیر توبہ کے مرگیا تو بروزِ قیامت خود اللہ ﷻ بھی اِس گناہ کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔ اِسی **شِرک** کے خطرے سے آگاہی کیلئے درج ذیل رقت انگیز قرآنی آیات اور صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں :

❶ (18۔انبیاءِ کرام علیہم السلام کا ذکرِ خیر ناموں کے ساتھ کرلینے کے بعد اِرشاد فرمایا) : ....وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ O [سورة الانعام : آیت نمبر 88]

ترجمہ آیت مبارکہ : " اور اگر (بالفرض) وہ حضرات (انبیاءِ کرام علیہم السلام) بھی شرک کرتے تو اُن کے بھی تمام (نیک) اعمال برباد ہوجاتے۔"

❷ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O [سورة الزمر : آیت نمبر 65]

ترجمہ آیت مبارکہ : " اور بے شک (اَے محبوب ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کی طرف بھی اور آپ ﷺ سے پہلے (انبیاءِ کرام علیہم السلام) کی طرف بھی یہی وحی فرمائی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے اَعمال برباد ہوجائیں گے اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔"

❸ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا O [سورة النساء : آیت نمبر 116]

ترجمہ آیت مبارکہ : "بے شک اللہ ﷻ (اِس گناہ کو تو) ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ کوئی اُسکے ساتھ (کسی قسم کا) شرک کرے (ہاں) اِسکے علاوہ کے گناہ معاف کردے گا جس کیلئے چاہے گا اور جو کوئی بھی اللہ ﷻ کے ساتھ شرک میں مبتلا ہوا تو بے شک وہ گمراہ ہوا (اور) گمراہی میں دور جا پڑا۔"

❹ ....اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ O [سورة المائدة : آیت نمبر 72]

ترجمہ آیت مبارکہ : "بے شک جس کسی نے بھی اللہ ﷻ کے ساتھ (کسی قسم کا) شرک کیا تو بے شک اللہ ﷻ نے اَیسے شخص پر جنت کو حرام کردیا ہے اور اُس کا ٹھکانہ (تو دوزخ کی) آگ ہے اور (وہاں اَیسے) ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔"

❺ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ الله ﷺ نے اِرشاد فرمایا : "کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ اور پھر آپ ﷺ نے اِسی سوال کو 3 مرتبہ دُہرایا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول الله ﷺ ضرور بتادیجئے ! تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : اللہ ﷻ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنانا۔۔۔۔۔ ! "

[صحیح بُخاری " کتابُ الشهادات " حدیث نمبر 2654 ، صحیح مُسلم " کتابُ الایمان " حدیث نمبر 259]

❻ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ الله ﷺ نے فرمایا: " اللہ ﷻ کے ہر نبی علیہ السلام کو اِیک مقبول دُعا ملتی ہے اور ہر نبی علیہ السلام نے وہ دُعا مانگنے میں جلدی کی اور اِسی دنیا میں اَپنی اَپنی دُعا کرلی اور میں نے اَپنی دُعا اَپنی اُمت کیلئے سنبھال کر رکھ لی ہے اور قیامت کے دن میری وہ دُعا (شفاعت) ہر اُس شخص کو پہنچے گی جو اِس حال میں فوت ہوا کہ اُس نے اللہ ﷻ کے ساتھ کسی قِسم کا شرک نہ کیا ہوگا۔" [صحیح بُخاری " کتابُ الدعوات " حدیث نمبر 6304 ، صحیح مُسلم " کتابُ الایمان " حدیث نمبر 491]

❼ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ الله ﷺ نے فرمایا : اللہ ﷻ اِرشاد فرماتا ہے:" اَے ابن آدم ! اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہ کرکے آئے، پھر تو اس حال میں مجھ سے ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی قِسم کا شرک نہ کیا ہو تو میں اُسی قدر مغفرت و بخشش لے کر تجھ سے ملاقات کروں گا۔"

[صحیح مُسلم " کتابُ الذکر و الدُعاء " حدیث نمبر 6833 ، جامع ترمذی " کتابُ الدعوات " حدیث نمبر 3540]

❽ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے انتہائی مخلص دوست (رسولُ الله ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی : " اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں یا تجھے آگ میں جلادیا جائے۔" [سُنن ابن ماجه " کتابُ الفتن " حدیث نمبر 4034 ، مُسند احمد 22,128]

نوٹ : مندرجہ بالا آیات اور احادیث کو پڑھ لینے کے بعد کل 3 - اہم ترین نتائج نکلتے ہیں جن کو موت سے پہلے پہلے جاننا کسی بھی اِنسان کی زندگی میں سب سے "اہم ترین معلومات" ہیں :

Ⅰ **شِرک** ہی وہ سنگین، خطرناک، بھیانک اور ناقابل معافی جرم ہے جو اِنسان کو ہمیشہ کے لئے "جنت" سے محروم کروا کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے "دوزخ" کا ایندھن بنادے گا۔

Ⅱ **شِرک** کرنے والے کا بروزِ قیامت کوئی مددگار نہیں ہوگا حتیٰ کہ اِمامُ الانبیاء و المرسلین ، شفیع المذنبین ، **سیّدنا مُحمّد رسولُ الله** ﷺ بھی اُسکے کچھ کام نہ آسکیں گے۔

Ⅲ جو بھی اِنسان اَپنے آپ کو ہر حال میں **شِرک** سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوگیا تو اُسکے باقی گناہ معاف ہونے کی اُمید اِس کائنات کے اکیلے مالک اللہ ﷻ نے خود دِلا دی ہے۔

"اِسلام" میں "دُعاء" کی تعریف کیا ھے ؟

عربی ڈکشنری "القاموس" کے مطابق "دُعا" کا مطلب ہے: پُکارنا، بُلانا، اِلتجا کرنا، مانگنا، سوال کرنا، اور شریعتِ مُحمدیہ ﷺ کی اصطلاح میں "دُعا" کا مطلب ہے: "ہر حال میں خواہ مُشکل و مصیبت ہو یا راحت و آسانی تو "غائب میں صرف ایک اللّٰہ ﷻ ہی کو پُکارنا" یعنی اللّٰہ ﷻ ہی سے مدد مانگنا، اور اللّٰہ ﷻ ہی سے حاجت روائی اور مُشکل کشائی کیلئے درخواست و سوال کرنا۔" چنانچہ اللّٰہ ﷻ نے اَپنے محبوب ﷺ کی زبان مبارک سے یوں کہلوایا :

★ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ O [سورة البقره : آیت نمبر 186]

ترجمه آیت مبارکه : (اَے محبوب ﷺ !) اور جب آپ ﷺ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں، (تو آپ ﷺ فرماؤ :) یقیناً میں بالکل نزدیک ہوں، قبول کرتا ہوں پُکارنے والے کی پکار (دُعا) کو، جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس اُنھیں بھی چاہیے کہ میرا حکم مانیں (میری عبادت کریں اور دُعا بھی مجھ ہی سے مانگیں) اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ کامیابی پا سکیں۔"

"دُعاء" دراصل "عبادت" ھے اور صرف "معبود" سے ھی کی جاتی ھے

اِس ضمن میں چند آیات اور صحیح حدیث ملاحظہ فرمائیں :

1 (اللّٰہ ﷻ ہم سے روزانہ 5-وقت کی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں یہ عظیم وعدہ لیتا ہے :) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ O [سورة الفاتحة : آیت نمبر 4]

ترجمه آیت مبارکه : "(اَے اللّٰہ ﷻ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں (اور کریں گے) اور (اَے اللّٰہ ﷻ) ہم تجھ ہی سے مدد (یعنی دُعا) مانگتے ہیں (اور دُعا مانگیں گے)۔"

نوٹ : "نَعْبُدُ" اور "نَسْتَعِينُ" دونوں "فعل مُضارع" کے صیغے ہیں جو عربی زبان میں حال اور مستقبل دونوں کے معنی دیتے ہیں اِس لئے بیک وقت دونوں معنی درست ہیں۔

نوٹ : اللّٰہ ﷻ نے اِنسانوں کو جھنجھوڑتے ہوئے قرآن پاک میں سوالیہ انداز میں سمجھایا ہے کہ "دُعا" صرف معبودِ حقیقی یعنی اللّٰہ ﷻ کے ساتھ ہی خاص ہے چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے :

2 أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ O [سورة النمل : آیت نمبر 63]

ترجمه آیت مبارکه : " (ذرا بتاؤ تو) کون قبول کرتا ہے بے قرار کی فریاد کو جب وہ اُس (اللّٰہ ﷻ) کو پُکارے، اور دور کرتا ہے تکلیف کو، اور تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے (اَگلوں کا) کیا اللّٰہ ﷻ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے ؟ (مگر) تم (اِس حقیقت پر) کم ہی غور و فکر کرتے ہو !

3 **ترجمه صحیح حدیث :** سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : "اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" (ترجمہ : دُعا "عبادت" ہی تو ہے۔) اِسکے بعد آپ ﷺ نے اَپنی اِس بات کے ثبوت میں قرآن حکیم سے درج ذیل آیت مبارکہ بھی تلاوت فرمائی :

4 وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ O [سورة المومن : آیت نمبر 60]

ترجمه آیت مبارکه : " اور تمہارے رب ﷻ نے اِرشاد فرمادیا ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت (دُعا) سے تکبر کرتے ہیں، عنقریب وہ (بدبخت) ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں ڈال دیئے جائینگے۔" [جامع ترمذی "کتابُ الدعوٰت" حدیث نمبر 3372 ، سُنن ابی داؤد "کتابُ الصلوة" حدیث نمبر 1479]

نوٹ : مندرجہ بالا آیات اور صحیح حدیث پڑھ لینے کے بعد "دُعا" (یعنی غائب میں مدد کیلئے پُکارنے) سے متعلق 3 -اہم ترین نتائج نکلتے ہیں :

I دُعا "عبادت" کی ایک اعلیٰ قسم ہونے کے باعث صرف اور صرف ایک اللّٰہ ﷻ کی ہستی کے ساتھ ہی خاص ہے۔

II دُعا کو قبول کر کے تکلیف دور کر دینا صرف "معبودؔ" کے ساتھ ہی خاص ہے اِس لئے اللّٰہ ﷻ کے علاوہ کسی اور سے "دُعا" کرنا گویا اُسے "معبودؔ" بنالینے کے ہی مترادف ہے۔

III اللّٰہ ﷻ کے علاوہ کسی بھی اور ہستی سے "دُعا" کرنے والا متکبر اِنسان **شرک** میں مبتلا ہونے کے باعث ذلیل و خوار ہو کر "دوزخ" میں ڈال دیا جائے گا۔

"مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" سے دُعا کرنا شِرک ھے کیونکه وہ نفع و نقصان کے مالک نھیں

اِس ضمن میں چند آیات اور صحیح حدیث ملاحظہ فرمائیں :

1 قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا O أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا O [سورة بنی اسرائیل : آیات نمبر 56 اور 57]

ترجمه آیت مبارکه : "(اَے محبوب ﷺ !) آپ فرماؤ : (اَے لوگو !) اُس (اللّٰہ ﷻ) کے علاوہ جن کے متعلق تمہیں بڑا زعم ہے، ذرا اُنکو پُکار کر دیکھ لو، نہ تو وہ تم سے تکلیف دور کر سکتے ہیں اور نہ ہی تکلیف بدل دینے پر قادر ہیں۔ جن (ہستیوں) کو یہ پُکار رہے ہیں وہ تو خود اَپنے رب ﷻ کی بارگاہ میں وسیلہ (نیک اعمال کے ذریعے قرب) کی جستجو میں رہتے ہیں کہ کون اُن میں سے اَپنے رب ﷻ کے زیادہ قریب ہوتا ہے، اور اُسکی رحمت کے اُمیدوار رہتے ہیں، اور اُسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں، بیشک تمہارے رب ﷻ کا عذاب ڈرنے کی ہی شے ہے۔"

نوٹ : مندرجہ بالا آیت میں اللّٰہ ﷻ نے نہ صرف اَپنے نیک بندوں کو "مِنْ دُوْنِهٖ" فرمایا بلکہ ساتھ ہی اُن نیک بندوں کے مشکل کُشا اور حاجت روا ہونے کی بھی 100% نفی فرمادی۔

2 مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ O قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ O [سورة المائدة : آیات نمبر 75 اور 76]

ترجمه آیت مبارکه : " عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تو نہیں مگر ایک رسول ہی بیشک اُن سے پہلے بھی بہت رسول گزرے ہیں اور اُنکی ماں ایک سچی عورت تھیں، وہ دونوں (ماں بیٹا) کھانا کھاتے تھے (اِنسان ہی تو تھے) دیکھو ! ہم اَپنی آیات اُن کیلئے کیسے کھول کر بیان کرتے ہیں اور پھر اُن (مشرک عیسائیوں) کی طرف بھی دیکھو کہ کیسے اُلٹے پھرے جاتے ہیں۔ (اَے محبوب ﷺ !) آپ فرماؤ : کیا تم لوگ اللّٰہ ﷻ کے علاوہ اُن (ماں بیٹا) کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے نقصان کا اِختیار رکھتے ہیں اور نہ ہی نفع کا۔ اور اللّٰہ ﷻ ہی (ہر دُعا) سننے والا علم رکھنے والا ہے۔"

3

نوٹ : مندرجہ بالا آیت میں اللہ ﷻ نے نہ صرف عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور اُنکی والدہ کو ''مِنْ دُوْنِ اللّٰہ'' فرمایا بلکہ اُنکے مُشکل کُشا اور حاجت روا ہونے کی بھی 100% نفی فرمادی۔

3 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : '' میری شان کو اُس طرح مت بڑھا دینا جیسا کہ نصاریٰ (عیسائیوں) نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو (تعریف میں مبالغہ کرتے ہوئے اُنھیں اُنکے مقام سے ہی) بڑھا دیا تھا، میں تو اُس کا بندہ ہوں، پس مجھے اللہ ﷻ کا بندہ اور اُس کا رسول ﷺ ہی کہنا''

[صحیح بُخاری '' کتابُ الانبیاء '' حدیث نمبر 3445]

نوٹ : مندرجہ بالا حدیث کے تحت ہمیں رسول اللہ ﷺ کی گستاخی سے بچنے کیلئے '' نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہ'' کے خود ساختہ گستاخانہ عقیدے سے توبہ کر لینی چاہیے کیونکہ اَیسا عقیدہ عیسائیوں کے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ ﷻ کا بیٹا قرار دینے کے **شرک** سے مختلف نہیں، جبکہ نہ تو اللہ ﷻ سے کوئی نکلا ہے، اور نہ ہی اللہ ﷻ کسی سے نکلا ہے : [سورۃ الاخلاص : آیت نمبر 3]

''عطائی ، غیر مُستقل بذات اور محدود'' کا فرق

اللہ ﷻ نے انسانوں کی چند صفات کو اَپنی صفاتِ کاملہ کا مظہر بنایا ہے مثلاً درج ذیل آیت میں بتائی گئی انسان کی صفات عطائی، غیر مستقل بذات، اور محدود ہیں اور اللہ ﷻ کی صفاتِ کاملہ سے مختلف ہیں اِسی لئے صرف ''سمیع'' اور '' بصیر'' کے الفاظ ایک جیسے ہونے سے '' **شرک** نہیں'' ہوگا :

1 اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ [سورۃ الدھر : آیت نمبر 2]

ترجمہ آیت مبارکہ : ''بے شک ہم (اللہ ﷻ) نے ہی اِنسان کو ایک ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا تا کہ اِس کو آزمائیں پس اِسے ''سمیع'' اور '' بصیر'' (یعنی سننے اور دیکھنے والا) بنا دیا''

نوٹ : مگر جو صفات کاملہ اللہ ﷻ نے اَپنے لئے خاص فرمالی ہیں مثلاً 1 عبادت اور 2 ''غائب میں مدد کیلئے پُکارنا'' یعنی دُعا تو اُن صفات کو عطائی ، غیر مستقل بذات، اور محدود کا فرق رکھنے کے باوجود مخلوق میں ماننا خالصتاً **شرک** اور نا قابل معافی گناہ ہے ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ ﴾۔ اِس واضح حقیقت کو سمجھنے کیلئے مندرجہ ذیل صحیح حدیث ملاحظہ فرمائیں :

2 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں :''ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ'' (ترجمہ: جو اللہ ﷻ چاہے اور جو آپ ﷺ چاہیں) آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : ''جَعَلْتَنِيْ لِلّٰهِ عَدْلًا بَلْ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ'' (ترجمہ: تو نے مجھے اللہ ﷻ کے برابر بنا دیا بلکہ صرف یہ کہو کہ جو اکیلا اللہ ﷻ چاہے)۔''

[مُسند اِحمد: حدیث نمبر 3247 ، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 347]

نوٹ : اِس حدیث پہ تھوڑا سا غور کرنے سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو ''عطائی اِختیار کا مالک اور غیر مستقل بذات کا عقیدہ'' رکھ کر ہی تو '' مَا شَاءَ اللّٰہ وَ مَا شِئْتَ '' کہا تھا مگر آپ ﷺ نے اُسے **شرک** قرار دیا اور اُس صحابی رضی اللہ عنہ کی اِصلاح فرمائی۔ ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے یہی ایک مثال ہی کافی ہے۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہ﴾

اولیاء اللہ کو ''بِاِذْنِ اللّٰہ'' پُکارنے کا مسئلہ

اللہ ﷻ کے محبوب ﷺ نے اَپنی بھولی بھالی اُمت کو **شرک** سے 100% پاک عقیدہ کی یوں تعلیم فرمائی ہے :

★ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں : '' جب آسمان پر بادلوں کی صورت میں بارش کے آثار ظاہر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ کا رنگ تبدیل ہو جایا کرتا آپ ﷺ کبھی گھر سے باہر آتے کبھی اندر جاتے، کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے ہٹتے، اور جب بارش شروع ہو جاتی تو پھر کہیں جا کر آپ ﷺ سے خوف کے آثار زائل ہوتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو بارش کی اُمید سے خوش ہوتے ہیں جبکہ آپ ﷺ پریشان ہو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: '' اَے عائشہ ! اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اِن بادلوں میں عذاب نہیں ہوگا جیسا کہ ''قومِ عادؑ'' نے جب (اَنجانے میں)''عذاب'' کو بادل کی صورت میں اَپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو (خوشی سے) کہنے لگے : ''یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا '' (لیکن بادلوں سے آگ نکلی اور وہ ہلاک ہوگئے)۔ آپ ﷺ جب کبھی بادل دیکھتے تو اللہ ﷻ کے حضور عرض کرتے : '' اَے اللہ ﷻ ! اِسے رحمت بنا دے۔''

[صحیح بُخاری '' کتابُ التفسیر '' حدیث نمبر 4551 ، صحیح مُسلم '' کتابُ الاستسقاء '' حدیث نمبر 2085]

نوٹ : اللہ ﷻ کی طرف بارش برسانے کی ڈیوٹی سیدنا میکائیل علیہ السلام کے پاس ہے اور وہ فرشتوں کے رسول اور زندہ بھی ہیں اِسکے باوجود رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی سیدنا میکائیل علیہ السلام کو مدد کیلئے نہیں پُکارا، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ فوت شدگان سے ''بِاِذْنِ اللّٰہ'' مدد مانگنے کا حکم دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اَپنی اُمت کو بارش مانگنے کے لئے کبھی یہ کلمات نہیں سکھائے : '' اَے میری اُمت کے لوگو ! تم لوگ بارش کیلئے سیدنا میکائیل علیہ السلام کو ''عطائی اِختیار کا مالک سمجھ کر'' یا پھر ''غیر مستقل بذات کا عقیدہ رکھتے ہوئے'' صبح و شام بار بار یوں پُکارا کرو :

1 ﴿**المدد یا میکائیل !**﴾ ، 2 ﴿**یا میکائیل ! نظرِ کرم فرمائیں**﴾ ، 3 ﴿**یا میکائیل ! ھم پر بارش نازل فرمائیں**﴾ ---------- ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ ﴾

سیدنا مُحمد رسول اللہ ﷺ نے اِن شرکیہ کلمات کی بجائے ''صَلَاۃُ الْاِسْتِسْقَاء'' یعنی بارش کیلئے نماز کے ذریعے اللہ ﷻ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین فرمائی کیونکہ فرشتوں کے ڈیوٹی پر معمور ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم فرشتوں کو پُکارنا شروع کر دیں کیونکہ فرشتوں کو ''غائب میں مدد کیلئے پُکارنا'' خالصتاً **شرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے۔ ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ ﴾

گستاخانہ نعروں اور ''نمازِ غوثیہ'' کا اَنجام

اللہ ﷻ کے علاوہ اگر سیدنا میکائیل علیہ السلام فرشتے کو بھی ''غائب میں مدد کیلئے پُکارنا'' اگر خالصتاً **شرک** ہے تو پھر جوش میں آکر بزرگوں سے اَندھی عقیدت میں مندرجہ ذیل گستاخانہ نعرے لگانا کہاں کی سچی توحید اور کہاں کا صحیح اِسلامی عقیدہ ہے ؟ ﴿ **فیصلہ آپ کے ھاتھ میں ھے--- !** ﴾ :

1 ﴿**المدد یا علی مُشکل کُشا--- جانے یا علی**﴾ ، 2 ﴿**المدد یا غوثِ اعظم دستگیر---یا شیخ عبدالقادر جیلانی**﴾ ------ ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ ﴾

3 ﴿**یا مُعین الدین چشتی--- پار لگادے کشتی**﴾ ، 4 ﴿**بَری بَری سرکار بَری--- کھوٹی قسمت کر دے ھری**﴾ ---------- ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ ﴾

نوٹ : بعض گستاخ لوگوں نے اَپنی مشکلات و پریشانیوں کے حل کیلئے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (المتوفی 561ھ) سے خود ہی ایک گستاخانہ ''**نمازِ غوثیہ**'' بھی منسوب کر رکھی ہے :

نمازِ غوثیہ کا طریقہ : ''حاجت پوری ہونے کے لئے ''صلوٰۃُ الاسرار'' بھی نہایت ہی موثر ہے۔۔۔ اسے ''نمازِ غوثیہ'' بھی کہتے ہیں۔۔۔ اِس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سُنّتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ ''اَلْحَمْدُ'' کے بعد ہر رکعت میں 11 بار ''قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ'' پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ ﷻ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی ﷺ پر 11 بار درود سلام عرض کرے۔۔۔۔۔۔ پھر عراق کی جانب 11 قدم چلے اور ہر قدم پر کہے : یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَاکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدِدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتُ (ترجمہ: اَے جنوں اور انسانوں کے فریادرس ! اور اَے ماں باپ کی طرف سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے اور میری حاجت میں میری مدد کیجئے اَے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔۔۔''

[بریلوی : مولانا امجد علی قادری "بہارِشریعت حصہ چہارم" صفحہ 263 ، بریلوی : مولانا محمد الیاس عطار قادری "فیضان سنت" فضائل نوافل صفحہ 1054]

نوٹ : قرآنِ حکیم نے واضح طور پر اُن لوگوں کے اَنجام کا بھی ذکر کر دیا ہے جو اولیاء اور بزرگانِ دین وغیرہ کو اللہ ﷻ کے علاوہ دُعا کیلئے پُکارتے ہیں چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے :

★ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ o وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ o [سورۃ الاحقاف : آیات نمبر 5 اور 6]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اور اُس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا ؟ جو اللہ ﷻ کو چھوڑ کر اَیسوں کو (دُعا کے لئے) پُکارتا ہے جو قیامت تک اُسکی پُکار نہ سُن سکیں، بلکہ اُسکے پُکارنے سے بے خبر ہوں۔ اور جب (قیامت میں) لوگوں کو جمع کیا جائے تو وہ ہستیاں اُسکی دشمن ہو جائیں اور اُسکی عبادت (پُکار) سے صاف انکار کر جائیں ''

اللہ ﷻ کے فرمان پر رسولُ اللہ ﷺ کے سُنّت اَذکار

اللہ ﷻ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے رسولُ اللہ ﷺ کے مبارک اُسوہ حسنہ کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں :

❶ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ھُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o [سورۃ الانعام : آیت نمبر 17]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اور (اَے بندے) اگر اللہ ﷻ تجھے کسی تکلیف میں ڈال دے تو اُس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں مگر وہی (اللہ ﷻ) ، اور (اَے بندے) اگر وہ (اللہ ﷻ) تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ (اللہ ﷻ) ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔''

❷ **ترجمہ صحیح حدیث :** '' سیدنا مغیرہ بن شعبہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب بھی رسولُ اللہ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو ان الفاظ کا ذکر فرمایا کرتے: ''اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ'' (ترجمہ : اَے اللہ ﷻ جو تو عطا فرمانا چاہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے اُسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی کی دولت و منصب اُسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی)۔'' [صحیح بُخاری "کتاب الا ذان" حدیث نمبر 844 ، صحیح مُسلم "کتاب الصلوۃ" حدیث نمبر 1342]

❸ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی بھی رسولُ اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف و پریشانی پہنچتی تو آپ ﷺ کا تکیہ کلام یہی ہوا کرتا تھا : ''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ'' (ترجمہ : اَے خود سے زندہ ، ہر شے کو تھامنے والے ، میں تیری رحمت کے ساتھ تیری مدد کا سوال کرتا ہوں)۔''

[المستدرک للحاکم "کتاب الدُعا" حدیث نمبر 1875 ، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 689]

رسولُ اللہ ﷺ کا صحابہ کرام ؓ کی تربیت فرمانا

اللہ ﷻ کے محبوب سیدنا مُحمّد رسولُ اللہ ﷺ کی تربیت فرمانے کی جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں :

❶ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی : '' تم اَپنے لئے نفع بخش شے کے حصول کی خاطر محنت اور کوشش کرو (ظاہری اَسباب اِختیار کرو) ''وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ'' (ترجمہ : اور پھر اللہ ﷻ سے مدد مانگو) اور کاہلی اور سستی نہ کرنا (پھر) اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو اَیسے مت کہنا کہ میں (اِسطرح) کر لیتا تو اَیسے اَیسے ہو جاتا بلکہ یہی کہنا کہ جو اللہ ﷻ نے مقدر کیا اور جو اُس نے چاہا کیا کیونکہ ''اگر مگر'' شیطان کے عمل کھول دیتا ہے۔'' [صحیح مُسلم "کتاب القدر" حدیث نمبر 6774]

❷ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسولُ اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے (نصیحت کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا : '' اَے بیٹے ! تو اللہ ﷻ کے احکام کی حفاظت کر اللہ ﷻ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ ﷻ کے حقوق کا خیال رکھ تو اُسے اپنے سامنے پائے گا۔ ''اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ'' (ترجمہ : اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ﷻ سے کرنا اور جب تو مدد طلب کرے تو صرف اللہ ﷻ ہی سے مدد طلب کرنا) اور جان لے کہ اگر پوری اُمت بھی جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ ﷻ چاہے۔ اور اگر پوری اُمت بھی جمع ہو کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ ﷻ چاہے قلم اُٹھ گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔'' [**نوٹ :** اِمام ترمذی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کی سند کو ''حسن صحیح'' کہا ہے] ، [جامع ترمذی "کتاب صفۃ القیامۃ" حدیث نمبر 2516]

نوٹ : قربان جائیں صحابہ کرام ؓ کی ''خوش عقیدگی'' پہ کہ رسولُ اللہ ﷺ کی واضح نصیحتیں سننے کے بعد آج کے ''گستاخ علماء'' اور عوام کی طرح درج ذیل سوالات ہرگز نہیں پوچھے:

Ⅰ یا رَسُولَ اللہ ﷺ ! ہم پانی میں ڈوب رہے ہوں تو کسی اِنسان کو اَپنی مدد کیلئے بلانا کیا **شرک** ہے ؟ Ⅱ ہم بھوکے ہوں تو اَپنی ماں سے روٹی اور سالن مانگنا کیا **شرک** ہے ؟

Ⅲ یا رَسُولَ اللہ ﷺ ! ہم مجبور ہوں تو کسی اِنسان سے قرض مانگنا کیا **شرک** ہے ؟ Ⅳ اَپنا وزن اُٹھانا ہو تو کسی آدمی کو اَپنی مدد کیلئے بلانا کیا **شرک** ہے ؟ ﴿نَعُوْذُ بِاللّٰہِ ﷻ﴾

نوٹ : صحابہ کرام ؓ نے اَیسے گستاخانہ سوالات نہیں کئے کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ رسولُ اللہ ﷺ کی یہ واضح نصیحتیں ''غائب میں مدد کیلئے پُکارنے'' یعنی دُعا سے متعلق ہیں۔

صحابہ کرام ؓ کی خوش عقیدگی کی مثالیں

اللہ ﷻ کے محبوب سیدنا مُحمّد رسولُ اللہ ﷺ کی تربیت فرمانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ رسولُ اللہ ﷺ کی

دنیاوی زندگی کے دوران بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ''غائب میں مدد کیلئے'' یعنی دُعا کیلئے نہ تو رسولُ اللہ ﷺ کو پکارا اور نہ ہی کسی فرشتے کو پکارا بلکہ وہ تو صرف اللہ جل جلالہ کو ہی پُکارتے تھے :

❶ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : ''رسولُ اللہ ﷺ نے جاسوسی کیلئے (10 آدمیوں کی) ایک جماعت روانہ کی اور اُن پر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا جب وہ عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان پہنچے تو ''**بنو لحیان**'' نے **100** تیر اندازوں کا لشکر روانہ کیا جو اُنکی کھوج لگاتا ہوا وہاں پہنچا اور اُن پر تیر برسانا شروع کئے۔ اِس پر سیدنا عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی : '' اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِیَّكَ ﷺ '' (**ترجمہ :** اَے اللہ جل جلالہ ہمارے حال کی خبر ہمارے نبی ﷺ کو فرما دے) پھر وہ 7 لوگ شہید کر دیئے گئے اور باقی 3 کو قید کر لیا اور اُن میں سے بھی 2 شہید کر دیئے گئے ------------'' [صحیح بُخاری '' کتابُ المغازی'' حدیث نمبر 4086]

❷ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : ''رسولُ اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کچھ لوگ بھیجیں جو ہمیں قرآن اور سنت کی تعلیم دیں تو آپ ﷺ نے 70 انصاریوں کو اُن کے ساتھ روانہ کیا جن کو '' قُرَّاء '' کہا جاتا تھا---------- اُن لوگوں نے 70 انصاریوں کو منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیا تو اُن حضرات نے مرتے دم یوں دُعا کی : '' اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِیْنَاكَ فَرَضِیْنَا عَنْكَ وَرَضِیْتَ عَنَّا '' (**ترجمہ :** اَے اللہ جل جلالہ ہمارے متعلق ہمارے نبی ﷺ کو اطلاع فرما دے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں ہم تجھ سے راضی اور تو ہم سے راضی)------- جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو خبر دی تو نبی ﷺ نے اَپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو اِرشاد فرمایا : تمہارے ساتھی شہید کر دیئے گئے اور اُنھوں نے یہ دُعا کی : '' اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِیْنَاكَ ------'' [صحیح مُسلم '' کتابُ الا مارۃ '' حدیث نمبر 4917]

نوٹ : صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسولُ اللہ ﷺ کی دُنیاوی زندگی میں بھی آپ ﷺ کو ''غائب میں مدد کیلئے نہیں پُکارا'' بلکہ اللہ جل جلالہ سے دُعا کر کے آپ ﷺ تک اَپنے حال کی خبر پہنچائی۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بخوبی جانتے تھے کہ اللہ جل جلالہ کے علاوہ کسی بھی دوسری ہستی کو ''غائب میں مدد کیلئے پُکارنا'' خالصتاً **شرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے-----﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ جل جلالہ ﴾

اللہ جل جلالہ کی مَدد کا ذریعہ : ''نیک اعمال''

اللہ جل جلالہ کی مدد حاصل کرنے کا ایک بہترین ''ذریعہ اور وسیلہ'' نیک اعمال بھی ہیں چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے :

❶ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O [سورۃ البقرہ : آیت نمبر 153]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اَے ایمان والو ! (اللہ جل جلالہ کی) مدد طلب کرو صبر اور نماز کے ساتھ ، بے شک اللہ جل جلالہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

نوٹ : اِس آیت کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم یہ نعرے لگانا شروع کر دیں : ❶ ﴿**المدد یا صبر ! کرم فرما**﴾ ، ❷ ﴿**المدد یا نماز ! رحم فرما**﴾--﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ جل جلالہ ﴾ بلکہ آیت کے آخری حصے سے ظاہر ہے کہ ''صبر'' والوں کو اللہ جل جلالہ کی مدد نصیب ہوتی ہے جبکہ ''نماز'' تو سب سے زیادہ اللہ جل جلالہ کے قرب اور جنت کا ذریعہ ہے چنانچہ :

❷ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ ﷺ سے 3۔ بار پوچھا کہ مجھے وہ کام بتایئے جو اللہ جل جلالہ کو سب سے زیادہ پسند ہو اور مجھے جنت میں لے جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا :''تم سجدے بہت زیادہ ادا کیا کرو کہ ہر سجدہ سے اللہ جل جلالہ تیرا ایک درجہ بلند اور تیرا ایک گناہ معاف کرے گا۔'' [صحیح مُسلم '' کتابُ الصلوٰۃ '' حدیث نمبر 1093]

❸ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ ﷺ کے پاس رہا کرتا اور آپ ﷺ کے پاس وضو کا پانی اور حاجت کا پانی لایا کرتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا :'' مانگ کیا مانگتا ہے۔''میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا :''اور کچھ۔''میں نے عرض کیا بس یہی کافی ہے آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا :'' اچھا تو پھر کثرتِ سجود (یعنی نفلی نمازوں کے ذریعے) سے میری مدد کر۔'' [صحیح مُسلم '' کتابُ الصلوٰۃ '' حدیث نمبر 1094]

❹ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا :'' اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: جو انسان میرے کسی ولی کے ساتھ دشمنی رکھے تو میرا اُس کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اور میرا بندہ میرا قرب اُس سے زیادہ کسی چیز سے حاصل نہیں کرتا کہ جو میں نے اُس پر فرض کر رکھی ہیں۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر لیتا ہے حتیٰ کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُسکا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اُسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اُسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اُسکا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اُسے عطا کر دیتا ہوں۔ اور اگر وہ (کسی دشمن کے مقابلہ پہ میری مدد طلب کرتے ہوئے) میری پناہ طلب کرتا ہے تو میں اُسے اَپنی پناہ دے دیتا ہوں۔'' [صحیح بُخاری '' کتابُ الرقاق '' حدیث نمبر 6502]

نوٹ : اِس حدیث کی یہ تفسیر بیان کرنا کہ اللہ جل جلالہ اُس نیک اِنسان کے ''اعضاء'' بن جاتا ہے یا وہ بندہ ''خدائی صفات'' کا حامل بن جاتا ہے ''فرقہ حلولیہ'' کا باطل عقیدہ ہے اور یہ خالصتاً **شرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے۔ اِس صحیح حدیث کے آخری حصہ نے اِس ''چور دروازے'' کو بند کر دیا ہے کیونکہ وہ بندہ خود بھی بدستور اللہ جل جلالہ کا محتاج رہتا ہے بلکہ اَپنے دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے بھی اللہ جل جلالہ کی ہی پناہ طلب کرتا ہے۔ لہذا اِس حدیث میں ''اُسکا کان بن جاتا ہوں، اُسکی آنکھ بن جاتا ہوں، اُسکا ہاتھ بن جاتا ہوں، اُسکا پاؤں بن جاتا ہوں'' سے مُراد صرف اور صرف یہ ہے کہ اُس نیک بندے کے اللہ جل جلالہ کی فرمانبرداری میں لگنے کے باعث ''اُسکے اعضاء گناہوں سے محفوظ'' ہو جاتے ہیں اور اُسکی اوّلین ترجیح اللہ جل جلالہ کی ذات بن جاتی ہے۔ جیسا کہ خود ہمارے اِمامِ اعظم ، اِمامُ الانبیاء و المرسلین ، شفیع المذنبین ، رحمة للعالمین ، **سیّدنا مُحمّد رسولُ اللہ** ﷺ کے بارے میں اللہ جل جلالہ نے اِرشاد فرمایا :

❺ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O [سورۃ الانعام : آیت نمبر 162]

ترجمہ آیت مبارکہ : ''(اَے محبوب ﷺ) ! آپ فرماؤ بے شک میری نماز ، اور میری قربانی ، اور میرا جینا ، اور میرا مرنا اللہ جل جلالہ ہی کے لئے ہے، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

اللہ ﷻ کی مَدد کا ذریعہ : ''فرشتے''

اللّٰہ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کی خدمت پہ فرشتوں کو معمور فرمایا تھا مگر آپ ﷺ نے کبھی بھی فرشتوں کو نہیں پکارا چنانچہ :

1 ....فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ O [سورة التحريم : آیت نمبر 4]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' پس اُنکا (یعنی رسولُ اللہ ﷺ کا) مددگار اللّٰہ ﷻ ہے اور جبرائیل علیہ السلام اور مومنین اور اُسکے فرشتے بھی اُنکے مددگار ہیں۔''

نوٹ : اِس آیت میں اللّٰہ ﷻ نے اپنے علاوہ جبرائیل علیہ السلام، مومنین اور فرشتوں کو بھی رسولُ اللہ ﷺ کا مددگار کہا تو اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اُسوقت یہ نعرے لگائے جاتے تھے :

I ﴿ نظرِ کرم یا جبرائیل !﴾ ، II ﴿المدد یا ابوبکر و عمر !﴾ ، III ﴿ یا شُھدائے بدر و اُحد ! میری مدد فرمائیں﴾ .... ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ﴾

بلکہ ایک عام فہم اِنسان بھی ایسا بے ہودہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالے گا۔ آیت سے واضح مراد یہ ہے کہ اللّٰہ ﷻ نے رسولُ اللہ ﷺ کو جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عطا فرمائے اور آپ ﷺ کی خدمت پہ فرشتوں کو بھی معمور فرمایا تھا۔ مگر ''غائب میں مدد کیلئے پکارنا'' صرف اللّٰہ ﷻ کے ساتھ ہی خاص ہے چنانچہ اسی ''تشریح'' کے ثبوت میں درج ذیل 2 - آیات ملاحظہ فرمائیں :

2 وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ O [سورة الانفال : آیت نمبر 62]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اور (اے محبوب ﷺ) اگر وہ (منافقین) آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو اللّٰہ ﷻ آپ کیلئے کافی ہے۔ وہی ہے جس نے آپکی مدد کی اپنے سے اور مومنین کے ذریعے۔''

3 اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ O [سورة الانفال : آیت نمبر 9]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اور (اے محبوب ﷺ) جب آپ اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے آپکی سن لی (فرمایا کہ) میں آپکی مدد کرنے والا ہوں 1000 فرشتوں کی قطار سے۔''

4 **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے اِس بات کی تصدیق فرمائی : ''جو کوئی (مسلمان) رات کو سونے سے پہلے '' آیتُ الکُرسی'' پڑھ لے تو پوری رات (اللّٰہ ﷻ کیطرف سے) اُسکی حفاظت کیلئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اور شیطان صبح تک اُسکے پاس نہیں آ سکتا۔'' [صحیح بُخاری '' کتابُ الوکالة '' حدیث نمبر 2311]

نوٹ : اللّٰہ ﷻ نے اُمتِ **مُحمدیہ** ﷺ کی حفاظت پہ بھی اپنے فرشتوں کو معمور فرما رکھا ہے مگر ''اُن فرشتوں کو پکارنا'' خالصتاً **شِرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ﴾

اللہ ﷻ کی مَدد کا ذریعہ : ''ظاھری اَسباب اور اِنسان''

اللّٰہ ﷻ نے اِس دُنیا کے نظام کو اِمتحاناً ظاہری اَسباب وغیرہ کے ساتھ جوڑ رکھا ہے: مثلاً سورج کو دنیا میں زندگی کی بقا کا، پانی کو پیاس مٹانے کا، کھانے کو بھوک مٹانے کا، ذریعہ بنایا، اور دین کو دُنیا میں پھیلانے کا ذریعہ اپنے بندوں کو بنایا ہے، چنانچہ اِسی ضمن میں چند آیات ملاحظہ فرمائیں :

1 يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ O [سورة مُحمّد : آیت نمبر 7]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' اے ایمان والو اگر تم اللّٰہ ﷻ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللّٰہ ﷻ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم بھی جما دے گا۔''

2 ....قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ............ O [سورة آل عمران : آیت نمبر 52]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' پوچھا (عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے) کون ہے میرا مددگار اللّٰہ ﷻ کی طرف ؟ اُنکے ساتھی بولے ہم اللّٰہ ﷻ (کے دین) کے مددگار ہیں۔''

3 ....وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ............ O [سورة المائدة : آیت نمبر 2]

ترجمہ آیت مبارکہ : '' (اے ایمان والو) مدد کرو (ایک دوسرے کی) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں اور مت مدد کرو (ایک دوسرے کی) گناہ اور زیادتی کے کاموں میں۔''

نوٹ : مندرجہ بالا آیات پڑھنے کے بعد ''غائب میں مدد کیلئے پکارنے'' یعنی دُعا کرنے سے متعلق 2 - اہم ترین نتائج نکلتے ہیں :

I ''ظاہری اَسباب'' اِختیار کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ اُن اَسباب کو یوں پکارا جائے : ﴿المدد یا سُورج !﴾ ، ﴿المدد یا پانی !﴾ .... ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ﴾

II ''ظاہری اَسباب'' سے مدد لینا درست ہے مگر اللّٰہ ﷻ کے علاوہ کسی بھی ہستی سے ''غائب میں مدد مانگنا'' خالصتاً **شِرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے ! ....﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰہ ﷻ﴾

اللہ ﷻ کی مَدد کا ذریعہ : ''مُعجزات''

اللّٰہ ﷻ نے اپنے محبوب سیّدنا مُحمّد رسولُ اللہ ﷺ کے ذریعے ''ہزاروں معجزات'' کا ظہور فرمایا مثلاً :

1 نبی ﷺ کی دُعا کی برکت سے شقِ القمر (چاند دو ٹکڑے) ہوا: [صحیح بُخاری '' کتابُ التفسیر '' حدیث نمبر 4868، صحیح مُسلم '' کتاب صفة القيامة '' حدیث نمبر 7071]

2 نبی ﷺ کی دُعا سے بالکل عین اُسی وقت بارش ہوگئی: [صحیح بُخاری '' کتابُ الاستسقاء '' حدیث نمبر 1013 ، صحیح مُسلم '' کتاب صلاة الاستسقاء '' حدیث نمبر 2078]

3 نبی ﷺ کی دُعا سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو قوتِ حافظہ نصیب ہوگئی: [صحیح بُخاری '' کتابُ العلم '' حدیث نمبر 119، صحیح مُسلم '' کتابُ الفضائل '' حدیث نمبر 6397]

4 نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک پھیرنے کی برکت سے سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی اُسی وقت بالکل صحیح ہوگئی: [صحیح بُخاری '' کتابُ المغازی '' حدیث نمبر 4039]

5 نبی ﷺ کے ہاتھ مبارک کی اُنگلیوں سے پانی کا چشمہ نکلا تو 1500 صحابہ کرام نے پیا، وضو بھی کیا اور محفوظ بھی کر لیا: [صحیح بُخاری '' کتابُ المغازی '' حدیث نمبر 4152]

6 نبی ﷺ کی شفاعت سے میدانِ محشر میں گناہ گاروں کی نجات ہوگی: [صحیح بُخاری '' کتابُ التفسیر '' حدیث نمبر 4712، صحیح مُسلم '' کتابُ الایمان '' حدیث نمبر 480]

''حیاتُ النبی ﷺ کا مسئلہ'' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ

تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ ''برزخی زندگی'' سیّدنا مُحمّد رسولُ اللہ ﷺ کو حاصل ہے مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے خود اپنی آنکھوں سے رسولُ اللہ ﷺ کی دنیاوی زندگی میں ہزاروں حسّی معجزات دیکھے تھے، آپ ﷺ کی وفات کے بعد کبھی یہ جرات نہیں کی کہ

’’برزخی زندگی‘‘ کوآپ ﷺ کی ’’دنیاوی زندگی‘‘ پہ قیاس کرتے ہوئے آپ ﷺ کی ’’قبرمبارک‘‘ پہ جاکر کوئی معجزہ طلب کریں کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اَیسی حرکت کرنا گستاخی ہے چنانچہ :

★ **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں : ’’سیدنا عمر بن خطاب ؓ کے زمانہ میں جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوجاتے تو آپ ؓ سیدنا عباس بن عبدالمطلب ؓ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے : اَے اَللّٰہ ﷻ بے شک پہلے پہل ہم اپنے نبی ﷺ کو تیری بارگاہ میں وسیلہ کے طور پہ پیش کرتے تھے اور (اُنکی دُعا کی برکت سے) تو ہم پہ بارش برسادیا کرتا تھا۔(آپ ﷺ کی وفات کے بعد) اَب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ کے طور پر لے کر آئے ہیں۔پس (اُنکی دُعا کی برکت سے) ہم پر بارش نازل فرما۔(سیدنا انس ؓ فرماتے ہیں) پس یوں اُن پر بارش برس پڑتی۔‘‘ [صحیح بُخاری ’’ کتابُ الا ستسقاء ‘‘ حدیث نمبر 1010]

نوٹ : سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے رسولُ اللہ ﷺ کی اعلیٰ ترین ’’برزخی زندگی‘‘ کے باوجود آپ ﷺ سے قبر مبارک پہ جاکر’’ دُعا نہیں کی‘‘ کیونکہ اَللّٰہ ﷻ کے علاوہ کسی بھی اور ہستی سے دُعا کرنا (یعنی غائب میں مدد مانگنا) خالصتاً **شِرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے﴿ نَعُوذُ بِاللّٰہ ﷻ﴾۔مزید یہ کہ سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے رسولُ اللہ ﷺ کی قبرمبارک پہ جاکر آپ ﷺ سے ’’وسیلہ کے طور پر‘‘ دُعا نہیں کروائی بلکہ رسولُ اللہ ﷺ کے چچا کو وسیلہ کے طور پر لاکر اُن سے دُعا کروائی اور یوں اَپنے عمل سے اُمتِ **مُحمّدیہ** ﷺ کو عقیدہ سمجھا دیا کہ ’’صحیح وسیلہ شخصی‘‘ کسی بزرگ کی قبرمبارک پہ جاکر اُن سے مانگنا یا دُعا کروانا ہرگز نہیں ہے بلکہ’ دنیا میں موجود‘ نیک زندہ آدمی سے دُعا کروانا ہے اور اِس بات پر کسی کا بھی اِختلاف نہیں ہے۔﴿اَلحَمدُ لِلّٰہِ﴾

’’حیاتُ النبی ﷺ کا مسئلہ‘‘ اور گستاخانہ واقعات

صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کے صحیح عقائد کے برعکس ’’شیطان‘‘ نے کچھ لوگوں کو قرآن کی سخت مخالفت کرتے اور’’ **مُتشابھات**‘‘ کے پیچھے لگاتے ہوئے گستاخانہ واقعات اُمت میں پھیلا کر گمراہی کا دروازہ کھول دیا ہے۔اِسی ضمن میں ایک’’ گستاخانہ اور جھوٹا واقعہ‘‘ ملاحظہ فرمائیں :

’’سید احمد رفاعی مشہور اکابر صوفیہ میں سے ایک ہیں اُنکا قصہ مشہور ہے کہ جب 555 ہجری میں حج سے فارغ ہوکر وہ قبر رسول ﷺ کے مقابل کھڑے ہوئے تو دو عربی اشعار پڑھے :۔۔۔۔

اُردو میں ترجمہ : ’’ دوری کی حالت میں اپنی روح کو آستانہ اقدس پہ بھیجا کرتا تھا، وہ میری نائب بن کر آستانہ اقدس چومتی تھی، اَب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے تو اپنا ہاتھ مبارک عطا فرمائیں تاکہ میرے ہونٹ اُسکو چومیں۔‘‘ اِس پر قبر شریف سے ہاتھ مبارک باہر نکلا اور اُنھوں نے اُس کو چوما۔کہا جاتا ہے اُس وقت 90 ہزار کا مجمع مسجد نبوی ﷺ میں موجود تھا، جنہوں نے اِس واقعہ کو دیکھا جن میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔‘‘

[دیو بندی : مولانا شیخ زکریا سھارنپوری ’’فضائل حج ‘‘نویں فصل صفحہ 130 ، بریلوی : مولانا محمد الیاس قادری ’’فیضان سنت ‘‘مصافحہ و معانقہ کی سُنتیں صفحہ 654]

نوٹ : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا رسولُ اللہ ﷺ کی وفات کے بعد 47 سال تک قبر مبارک والے حجرہ میں رہیں مگر آپ نے کبھی بھی رسولُ اللہ ﷺ کی ’’برزخی زندگی‘‘ میں آپ ﷺ سے قبر مبارک پر ملاقات نہیں کی۔حتیٰ کہ جب آپ رضی اللہ عنھا نے اجتہادی غلطی کے باعث سیدنا علی ؓ سے جنگ کا فیصلہ کیا تب بھی رسولُ اللہ ﷺ نے اَپنا ہاتھ مبارک باہر نہیں نکالا۔

صرف’’صحیح اَحادیث‘‘ ھی کیوں ضروری ھیں ؟

اَللّٰہ ﷻ کے محبوب ﷺ نے پہلے ہی سے اَپنی اُمت کو من گھڑت اور ضعیف سند والی اَحادیث کے فتنوں سے آگاہ فرمادیا تھا چنانچہ تیسری صدی ہجری کے مشہور محدث امیر المُسلمین فی الحدیث امام ابوالحسین مُسلم بن حجاج قشیری رحمہ اللہ (المتوفیٰ۔ 261 ھ) نے اَپنے شہرہ آفاق مجموعہ احادیث ’’صحیح مُسلم‘‘ کے مقدمہ میں اپنی کتاب تصنیف کرنے کی بنیادی وجہ کثرت سے ضعیف ومنکر روایات کی موجودگی ہی بتائی ہے اور تقریباً 100 احادیث وروایات اِس بات کی دلیل پر بیان کی ہیں کہ حدیث کا ’’صحیح ہونا‘‘ کیوں ضروری ہے۔من گھڑت اور ضعیف سند والی اَحادیث کے شیطانی فتنوں سے بچنے کیلئے صرف ایک مرتبہ خود بھی’’ صحیح مُسلم کا مقدمہ‘‘ ضرور ملاحظہ فرمائیں :

1. **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : ’’ مجھ پر جھوٹ مت باندھو (یعنی جھوٹی اَحادیث مت بیان کرو) جس کسی نے بھی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بیان کی) تو بے شک اُس شخص کا مقام دوزخ میں بنے گا۔‘‘ [صحیح مُسلم ’’ المُقدمة ‘‘ حدیث نمبر 1]

2. **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ’’کسی بھی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو (تحقیق کئے بغیر کہ وہ بات، یا حکایت، یا واقعہ، یا حدیث سچ ہے کہ جھوٹ) آگے (لوگوں میں) بیان کردے۔‘‘ [صحیح مُسلم ’’ المُقدمة ‘‘ حدیث نمبر 8]

3. **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:’’ آخری دور میں فریب کار جھوٹے لوگ ہوں گے، وہ تمہارے پاس اَیسی احادیث لائیں گے جو نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤاجداد نے سُنی ہونگی، پس خود کو اُن سے دور رکھنا کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنے میں مبتلا نہ کردیں۔‘‘ [صحیح مُسلم ’’ المُقدمة ‘‘ حدیث نمبر 16]

4. **ترجمہ صحیح حدیث :** سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: ’’ بعض اوقات شیطان کسی مجمع میں انسانی شکل میں آکر حدیث بیان کرتا ہے اور جب مجمع چھٹ جاتا ہے تو کوئی کہتا ہے کہ یہاں ایک شخص آیا تھا جس نے یہ حدیث بیان کی اُسکی شکل تو یاد ہے لیکن اُسکا نام و پتہ معلوم نہیں ہے اور وہ ’’شیطان‘‘ ہوتا ہے۔‘‘ [صحیح مُسلم ’’ المُقدمة ‘‘ حدیث نمبر 17]

’’صحیح اَحادیث‘‘ کی 8 - بہترین کتابیں

الحمدللہ ﷻ ! محدثین کرام رحمہم اللہ نے احادیث کی سندوں میں بڑی محنت سے چھان بین کرکے نہ صرف ضعیف اور من گھڑت سندوں والی احادیث کی نشاندہی کردی بلکہ الگ سے ’’صحیح احادیث کے مجموعے‘‘ بھی جمع فرمائے چنانچہ برصغیر پاک وہند میں’’ **اھلِسُنّت**‘‘ کا دعویٰ کرنے والے تینوں مسالک:

I بریلوی، II دیوبندی، اور III سلفی (اہلِ حدیث) کے مشترکہ بزرگ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (المتوفیٰ۔1176ھ) نے حُجَّةُ اللّٰہِ البَالِغَة میں 8- بہترین کتابوں کا ذکر کیا :

نمبر شمار :	کتابیں :	کُل احادیث :
1	صحیح بُخاری	7,397
2	صحیح مُسلم	7,563
3	جامع ترمذی	3,956
4	سُنن ابی داؤد	5,274
5	سُنن نسائی	5,761
6	سُنن ابن ماجه	4,341
7	الموطا لِلمالک	1,720
8	مُسندِ احمد	27,647

''صحیح بُخاری اور صحیح مُسلم'' کا بُلند ترین مقام

مندرجہ بالا 8 کتابوں میں سے پہلی 6 کو ''صحاحِ ستہ'' بھی کہا جاتا ہے اور پھر اُن میں سے بھی پہلے 2 مجموعوں: صحیح بُخاری اور صحیح مُسلم کو ''صحیحین'' کہا جاتا ہے کیونکہ اِنکی 100% اَحادیث صحیح ہیں جبکہ باقی 6 کتابوں میں قریباً 80% احادیث صحیح جبکہ کچھ ضعیف سندوں والی اَحادیث بھی موجود ہیں۔ ''صحیح بُخاری اور صحیح مُسلم'' کے متعلق شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ (المتوفی۔1176ھ) لکھتے ہیں: ''صحیحین کے متعلق محدثین کا اتفاق ہے کہ اِن میں جتنی متصل الاسناد مرفوع احادیث ہیں وہ سب قطعی الصحت ہیں اور ''بلاشبہ صحیح'' ہیں۔ صحیح بُخاری اور صحیح مُسلم دونوں کتب اِنکے مصنفین تک تواتر کے ساتھ منقول ہیں اور کسی کو بھی اِس سے اختلاف نہیں اور علماء کرام کا قول ہے کہ جو کوئی بھی اِن کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے وہ اہلِ بدعت میں سے ہے اور اَیسے شخص کا راستہ مسلمانوں کا راستہ نہیں ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ''صحیحین'' کا باقی کتب سے مقابلہ کرو تو یہ حقیقت تم پر خود کھل جائے گی اور صاف نظر آجائے گا کہ ''صحیحین'' اور باقی کتبِ اَحادیث میں مشرق اور مغرب کا فرق ہے۔'' [حُجَّةُ اللّٰهِ الْبَالِغَة (مترجم) : حصہ اوّل، صفحہ نمبر 451]

''کلمہ گو مُسلمان'' بھی شِرک کی آفت میں پھنس سکتا ھے

اللّٰہ ﷻ نے ''واحدنا قابلِ معافی جُرم'' **شِرک** کے متعلق واضح طور فرمایا:

❶ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ [سورة الانعام : آیت نمبر 82]

ترجمہ آیت مبارکہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور اَپنے ایمان کیساتھ ظلم کو نہیں ملایا تو اُنھی لوگوں کے لیے اَمن ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

❷ **ترجمہ صحیح حدیث:** سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اِس آیت مبارکہ کے نزول پر ہم نے پریشان ہو کر رسولُ اللہ ﷺ سے پوچھا: وہ کون ہے جو ظلم سے بچا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِس سے مراد عام ظلم نہیں بلکہ **شِرک** ہے۔'' [صحیح بُخاری ''کتابُ التفسیر'' حدیث نمبر 4629، صحیح مُسلم ''کتابُ الایمان'' حدیث نمبر 327]

نوٹ: رسولُ اللہ ﷺ کی تشریح نے بالکل واضح کر دیا کہ ایک کلمہ گو مسلمان بھی اَپنے ایمان کیساتھ **شِرک** کی آمیزش کر سکتا ہے، البتہ اُمت کا ''ایک گروہ'' اِس آفت سے محفوظ رہے گا۔

❸ **ترجمہ صحیح حدیث:** رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''جو کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اُس کی نمازِ جنازہ میں 40 اَیسے لوگ شامل ہوں جو اللّٰہ ﷻ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوں تو اللّٰہ ﷻ اُس مرنے والے کے حق میں اُن لوگوں کی سفارش قبول فرما لیتا ہے۔'' [صحیح مُسلم ''کتابُ الجنائز'' حدیث نمبر 2198]

نوٹ: اَب تو سارے ہی شیطانی وسوسے ختم ہو گئے کیونکہ جنازہ تو صرف مسلمان ہی پڑھتے ہیں۔ لہذا جنازہ پڑھنے والا کلمہ گو مسلمان بھی **شِرک** میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ ﴿نَعُوْذُ بِاللّٰه ﷻ﴾

اُمتِ مُحمّدیه ﷺ کا صرف ''ایک گروہ'' ھی شِرک سے محفوظ رھے گا

اللّٰہ ﷻ کے محبوب ﷺ کی 5- صحیح احادیث ملاحظہ فرمائیں:

❶ **ترجمہ صحیح حدیث:** رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق اِس بات کا ڈر نہیں کہ تم (پوری اُمت ہی) میرے بعد شرک کرنے لگو گے، البتہ مجھے ڈر ہے کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں دنیا میں رغبت کرو گے۔'' [صحیح بُخاری ''کتابُ الجنائز'' حدیث نمبر 1344، صحیح مُسلم ''کتابُ الفضائل'' حدیث نمبر 5976]

نوٹ: **اھلِسُنّت** کہلوانے والے تینوں مسالک: Ⅰ بریلوی، Ⅱ دیوبندی، اور Ⅲ سلفی (اہلِ حدیث) کے مشترکہ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی۔852ھ) اِسی حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ''اِس سے مراد یہ ہے کہ اُمت مجموعی طور پر شرک میں مبتلا نہیں ہو گی ورنہ اُمت مسلمہ میں سے بعض کی طرف سے **شِرک** واقعہ ہوا ہے۔'' [فتحُ الباری : جلد 3 صفحہ 211] بلکہ خود تینوں مسالک اِس بات پر متفق ہیں کہ مسلمانوں کے مشہور فرقے: ''حلولیہ'' اور ''روافض'' 100% **شِرک** میں مبتلا ہیں البتہ پوری اُمت **مُحمّدیه** ﷺ گمراہ نہیں ہو گی چنانچہ:

❷ **ترجمہ صحیح حدیث:** نبی ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''بیشک میری اُمت (مجموعی طور پہ) گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔'' [المُستدرک لِلحاکم ''کتابُ العلم'' حدیث نمبر 399]

❸ **ترجمہ صحیح حدیث:** نبی ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''72 (فرقے) دوزخ میں جائینگے اور ایک جنت میں جائیگا۔'' [سُنن ابی داؤد ''کتابُ السُنة'' حدیث نمبر 4597]

❹ **ترجمہ صحیح حدیث:** نبی ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''بے شک بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہو گی ''ایک ملت'' کے سوا باقی سب جہنم میں ہونگے'' پوچھا گیا وہ ملت کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِیْ'' (جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں) [جامع ترمذی ''کتاب الایمان'' حدیث نمبر 2641]

نوٹ: نبی ﷺ کے زمانے میں وہ ''ایک ملت'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل تھی اور پھر مسلسل قیامت تک اِسی منہج پر صرف نبی ﷺ کو اَپنا ''اِمام'' مانتے ہوئے ''ایک گروہ'' حق پر قائم رہے گا:

❺ **ترجمہ صحیح حدیث:** رسولُ اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''میری اُمت کا ''ایک گروہ'' ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ غالب ہی رہیں گے، اور کوئی بھی مخالفت کرنے والا اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللّٰہ ﷻ کا حکم (قیامت) آجائے گا۔'' [صحیح بُخاری ''کتابُ الاعتصام'' حدیث نمبر 7312، صحیح مُسلم ''کتابُ الامارة'' حدیث نمبر 4955]

آخری وَصیّت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے اَپنی وفات سے 3- ماہ پہلے حجۃُ الوداع کے موقعہ پر وصیت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

★ **ترجمہ صحیح حدیث:** ''بے شک میں اپنے بعد تم میں دو اَیسی عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر اُنھیں مضبوطی سے پکڑ لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے: Ⅰ اللّٰہ ﷻ کی کتاب اور Ⅱ اُسکے رسول ﷺ کی سُنّت (جو صحیح احادیث سے ماخوذ ہو)۔'' [الموطا لِلمالک ''کتابُ القدر'' حدیث نمبر 1628، المستدرک لِلحاکم ''کتابُ العلم'' حدیث نمبر 318]

نوٹ: اللّٰہ ﷻ نے علماء اور درویشوں کی تعلیمات کی بجائے اَپنی **وَحی** (قرآن اور اُسکی تفسیر یعنی صحیح احادیث) کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے: [سورةُ الحجر : آیت نمبر 9]

نوٹ: ''اِجماعِ اُمت'' کو حُجت ماننا دراَصل قرآن و صحیح احادیث کا حکم ماننے میں ہی داخل ہے: [النساء : 115]، [المُستدرک لِلحاکم ''کتابُ العلم'' حدیث نمبر 399]

اگر قرآن و سنت اور اِجماعِ اُمت کی مخالفت نہ آئے تو جدید مسائل کے حل کیلئے ''قیاس یا اجتھاد'' کرنا جائز ہے: [المُصنف لابن ابی شیبة ''کتابُ البیوع'' حدیث نمبر 22,990]